۲۔ مسلمانوں کی ہجرت

۳۔ نبی مہاجر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت

۴۔ مقامات ہجرت

۵۔ ہجرت کا مطالعہ کس لئے؟

مولف نے قبائل کو دعوت اسلام سے اپنی گفت گو کا آغاز کیا ہے، اور عقبہ میں ہونے والے سلسلۂ بیعت کی تفصیلات پیش کر کے ہجرت مدینہ کے آغاز کا ذکر کیا ہے۔ پھر دوسرے باب میں مسلمانوں کی ہجرت کا ذکر ہے۔ تیسرے باب میں ہجرت نبوی کی وہ تمام تفاصیل درج ہیں، جو عام طور پر تھوڑے بہت فرق کے ساتھ اہل سیر بیان کرتے ہیں۔

مؤلف نے عام طور پر واقعات کو جمع کرنے پر بھی اکتفا کیا ہے، البتہ ایک آدھ مقام پر روایت پر اپنے تحفظات کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً سفر ہجرت میں واقعہ ام معبد کے ضمن میں ایک درخت کا ذکر ہے، اس کے بارے میں زمخشری کی روایت پر چند درایتی اشکال مولف نے اٹھائے ہیں، (ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۵۶۔ ص ۱۸۷) البتہ غور طلب امر یہ ہے کہ خود واقعہ ام معبد بعض محققین سیرت کی نظر میں مشکوک ہے۔ جس پر مولف نے گفت گو کی ہے، اور دلائل سے اس کی توثیق کی ہے۔

مولف کا اسلوب عالمانہ ہونے کے باوجود زبان وبیان کے معاملے میں مزید احتیاط کا تقاضا کرتا ہے۔ کئی مقامات پر عبارت غیر محتاط اور الجھی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ خصوصاً بیان سیرت میں اس قسم کی فروگزاشتیں بھی نمایاں ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح مباحث کی ترتیب کو بھی مزید بہتر کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً فلسفہ ہجرت سمیت بعض مبادیات کو ابتدا میں ذکر کرنا زیادہ مناسب تھا۔

مجموعی طور پر کتاب ایک مفید کاوش ہے اور مباحث سیرت کو عمدگی کے ساتھ ایک جلد میں سمو دیا گیا ہے۔ اس طرح مستقبل میں اس لوازمے سے استفادے کی راہیں آسان ہو گئی ہیں۔

☆☆☆

نام کتاب: سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مولف: محمد نذیر رانجھا

صفحات: جلد اول ۵۵۰۔ جلد دوم ۵۹۰۔ جلد سوم ۵۴۳

ناشر: جمعیت پبلی کیشنز۔ لاہور

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

جناب محمد نذیر رانجھا تصوف اور خصوصاً بزرگانِ نقشبند کے تذکروں کے حوالے سے شہرت رکھتے ہیں، اور اس سلسلے میں ان کی دسیوں کتابیں اہل علم اور اہل ذوق کو مستفید کر چکی ہیں۔ یہ کتاب اپنے مضمون کے اعتبار سے ان سب سے مختلف ہے، کیوں کہ یہ کتاب امام الانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے بارے میں تفصیلات پیش کرتی ہے، جن کی سیرت، سیرت وسوانح کے فن کی بھی بنیاد ہے۔

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے، حصہ اول بیس ابواب پر پھیلا ہوا ہے، اس جلد کا آغاز سیرت نگاروں کی عام روایت کے مطابق عرب کے حالات سے ہوتا ہے، جن میں تاریخی، سیاسی، مذہبی حالات۔ عربوں کی خوبیاں، خامیاں۔ مکہ مکرمہ کی تاریخ۔ نسب نبوی وغیرہ کا ذکر ہے۔ باب دوم سے ولادت اور بچپن کے واقعات شروع ہوتے ہیں۔ پھر بعثت، سابقون الاولون، دعوت عام، ظلم وستم، ہجرت حبشہ، شعب ابی طالب، عام الحزن اور سفر طائف کے واقعات سے لے کر مختلف قبائل کو دعوت اسلام، معراج اور مدینہ منورہ میں اسلام کے آغاز، پھر بیعت عقبہ اور ہجرت مدینہ تک کی تفصیلات اس جلد کا حصہ ہیں۔

جلد دوم مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام، مسجد نبوی کی تعمیر، مواخاۃ، اصحاب صفہ، اور تحویل قبلہ وغیرہ کے بیانات سے لے کر غزوات کے آغاز اور ان کے بیانات کا احاطہ کرتی ہے۔ اس جلد کا اختتام غزوہ بنی قریظہ پر ہوتا ہے۔

جلد سوم مختلف سرایا کے بیان سے شروع ہوتی ہے۔ پھر صلح حدیبیہ کا بیان ہے۔ مختلف حکم رانوں کو مکاتیب نبوی کی تفصیلات ہیں۔ پھر مختلف غزوات سے ہوتے ہوئے عام الوفود کا ذکر آتا ہے۔ پھر حجۃ الوداع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کا بیان ہے۔ اس جلد اور کتاب کے اختتامی عنوانات میں ازواج مطہرات اور اولاد عظام اور شمائل وخصائل نبوی شامل ہیں۔ خصوصاً شمائل وخصائل پر بہت تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

کتاب کا اسلوب یہ ہے کہ اس میں تمام واقعات تاریخی ترتیب سے بیان کئے گئے ہیں۔ البتہ اس میں وہ تمام واقعات جزوی تفاصیل کے ساتھ موجود ہیں جو عام طور پر اردو کتب سیرت کا حصہ ہیں، جن میں وہ واقعات بھی شامل ہیں جن پر محققین سیرت تحفظات کا اظہار کر چکے ہیں۔ خصوصاً ولادت اور بعثت کے عنوانات کے تحت درج بعض تفصیلات۔

فاضل مولف نے تمام تفصیلات مکمل حوالہ جات کے ساتھ درج کی ہیں اور ان کے مآخذ میں تمام اہم ماخذ سیرت یعنی کتب حدیث، تاریخ، سیرت، تفسیر، اسماء الرجال شامل ہیں۔ بعض تفصیلات اردو یا

جدید عربی کتب سیرت سے بھی درج کی گئی ہیں۔ اسی طرح بعض جگہوں پر عربی کتب کے اردو تراجم سے بھی مدد لی گئی ہے۔ کتاب کا اسلوب اور انداز بیان نہایت سادہ مگر پر کشش ہے۔ خصوصیت کے ساتھ بعض جگہوں پر کتاب کی ادبیت قاری کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ مولف کے موئے قلم سے نکلنے والی اس طویل تحریر سے ایک قدرے طویل اقتباس دیئے بغیر کتاب کی اس اہمیت کی طرف متوجہ کرنا ممکن نہیں۔ ولادت باسعادت کا ذکر کرتے ہوئے مولف ''صبح نور'' کے تحت لکھتے ہیں:

> مشیت ایزدی سے جب جہانِ رنگ و بو کے سجنے کا وقت آیا تو ملاء اعلیٰ وحلقہ کروبیاں میں اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کی صدا بلند ہوئی۔ قدسیان درگاہ معلیٰ نے جبین نیاز فراز کی۔ لوح محفوظ میں نوشتہ حق کے کل کا آج آیا۔ بت آدم (علی السلام) بنا اور مشت خاک میں روح پاک وارد ہوئی اور حضرت انسان اشرف المخلوقات ٹھہرا۔ نیابت الٰہی ونبوت کا تاج حضرت آدم علیہ السلام کے سر سجا۔ بساط عرش معلیٰ پر ہر سُو سُبْحٰنَکَ، سُبحٰنَک کا ورد بلند ہوا۔
>
> حضرت آدم علیہ السلام کی خلعت اشرفیت کو دیکھ کر ابلیس جل اُٹھا اور آتش بغض وتکبر نے اسے بھسم کر ڈالا۔ پھر حضرت حوا سلام اللہ علیہا آئیں اور شجر ممنوعہ بنا۔ ''جنت میں رہو اور خوب جی بھر کے کھاؤ اور اس درخت کے قریب نہ جانا'' کا حکم ہوا۔ امر ربی غالب آیا اور اِھْبِطُوْا اور اِھْبِطُوْ مِنْھَا جَمِیْعًا کا فرمان الٰہی جاری ہوا۔ زمین سجی تو ہابیل وقابیل آ گئے۔ پھر رخ ورخسار جلوہ گر ہوئے، تب جا کے شمس وقمر میں تابانی وزیبائی آئی۔
>
> چرخ نیلگوں مدتوں سرگرداں رہا۔ پھر قصرِ نبوت میں نگینے وجواہرات جڑے گئے۔ حضرت شیث علیہ السلام آئے، حضرت نوح علیہ السلام آئے، پھر حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت شمویل علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت عزیر علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف

لائے۔کلمہ لا الہ الا اللہ کا دوسرا جز اسم (مبارک) نبی اللہ بنتا رہا۔
پھر چرخ کہن نے گام پہ گام بھرے، تب جا کے دید عرش وفرش وا ہوئی۔جن وانس ظلمت روز وشب میں گھرے تو مقربین درگاہ الٰہی منتظر رحمت یزداں ہو گئے۔شب تار نزدیک بہ سحر ہوئی اور سحر نور آگاہ پہ جو بن آیا۔ بیت المعمور کے گرداگرد ملائکہ لَبَّیْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کے گویا ہوئے۔گلستان دنیا میں گلاب کی پنکھڑیوں نے انگڑائی لی، اس کی صدائے دل نواز کی مستی سے موتیا وچنبیلی کی کلیاں کھل گئیں۔ جب فضائے عرش وفرش مہک اُٹھی تو جبین قدسیان درگاہ مولیٰ میں جھک گئی اور وہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کی تسبیح پڑھنے لگے۔
پھر رحمت حق جوش میں آئی اور حکم ربی سے جوار کعبہ مشرف میں حضرت عبداللہؓ کے گھر حضرت آمنہؓ کی آغوش مطہرہ میں آپ کے لخت جگر، حضرت عبدالمطلبؓ کے نور نظر، مولائے کل، ہادی دو عالم، دانائے سبل، حبیب کبریا اور ختم رسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، مثل سراجِ منیر جلوہ فگن ہوئے۔قصرِ نبوت میں آخری خشت ختم نبوت کی سج گئی۔
پس درودیوارارض وسما منور وتاباں ہو گئے۔زیرآسماں بادِ رحمت للعالمین صرصر چلی، گلستان وچمن مہک وخوش بوئے مصطفوی میں رچ بس گئے۔ ملائکہ عرش سوئے فرش آئے اور کعبہ مشرفہ ومدینہ منورہ کے باسیوں کو تبریک دی اور مژدہ سنایا کہ لوگو! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ پھر لات ومنات، ہبل اور دوسرے سب بت اوندھے منہ گر پڑے۔قیصر وکسریٰ کے محلوں پہ لرزہ طاری ہو گیا۔آتش کدوں میں آگ بجھی اور باطل پہ ویرانی چھا گئی کہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا یعنی حق آیا اور باطل مٹ گیا، بے شک نیست ونابود ہونے والا ہے۔
پس جن سوئے عرش دوڑے اور کان لگا کر سنا۔
صدا آئی:
ہادی دو جہاں اور مولائے کل وختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے۔
پھر ستارہ ٹوٹا، آگ برسی اور جن واپس لپکے اور پس قصہ باطل پارینہ ہوا اور ہر سُو کلمہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا اُجالا پھیل گیا۔ (ج ا، ص ۱۲۳)

☆☆☆